36513 ـ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے کا حکم

سوال

کیا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، لہذا یہ کام مشروع نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا سورۃ الفاتحہ یا قرآن مجید کا کچھ حصہ قبر کی زیارت کے وقت پڑھنا جائز ہے، اور کیا یہ اس کے لیے فائدہ مند ہو گا ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کی زیارت کیا کرتے، اور فوت شدگان کے لیے مختلف دعائیں کرتے جو انہوں نے اپنے صحابہ کرام کو بھی سکھائیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

" (السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين ، وإنا إن شاء الله بكم لاحقون ، نسأل الله لنا ولكم العافية "

اے مومنوں اور مسلمان گھروں والوتم پر سلامتی ہو، اور یقینا ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آکر ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالی سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کے طلبگار ہیں.

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے قبروں کے پاس فوت شدگان کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کی ہو، یا کوئی سورۃ ہی پڑھی ہو، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے قبروں کی زیارت کیا کرتے تھے، اور اگر یہ مشروع ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کرتے، اور اپنے صحابہ کرام کو بھی اس کے ثواب کی رغبت دیتے ہوئے اور اپنی امت پر رحمت کرتے ہوئے، اور تبلیغ کا فرض پورا کرتے ہوئے ضرور بتاتے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے:

تمہارے پاس ایك ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہارا نقصان نہائت گراں گزرتا ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں التوبۃ (128).

لهذا جب اسباب ہونے کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا تو یہ اس کے مشروع نہ ہونے کی دلیل ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسے پہچانا تو وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر چلے اور انہوں نے بھی قبروں کی زیارت کے وقت فوت شدگان کے لیے دعا پر ہی اکتفا کیا، اور ان سے بھی ثابت نہیں کہ کسی ایك نے بھی قبروں کی زیارت کرتے وقت فوت شدگان کے لیے قرآن مجید پڑھا ہو، تو اس طرح فوت شدگان کے لیے قرآن مجید پڑھنا ایك نئی ایجاد کردہ بدعت ہوئی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ فرمان ثابت ہے:

" جس نے بھی ہمارے اس معاملے میں کوئی ایسا نیا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے" متفق علیہ

انتہی: ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 38)

واللہ اعلم .